اخبار الاخیار
تالیف:
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

اخبار الاخیار (اُردو)

مصنف

ابوالمجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور و معروف تصنیف اخبار الاخیار جو کہ ہندو پاک کے تقریباً تین سو اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے مشہور و مستند تذکار پر مشتمل ہے۔ جس میں علماء و مشائخ کی پاکیزہ زندگیوں کی دل آویز داستانیں پوری تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی و علمی شاہکار ہونے کے علاوہ حکمت و نصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے

مترجمین

حضرت علامہ مولانا سبحان محمود صاحب

حضرت علامہ مولانا محمد فاضل صاحب

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

نام کتاب	....	اخبار الاخیار (اردو)
مصنف	....	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
مترجمین	....	حضرت مولانا سبحان محمود صاحب
	....	حضرت مولانا محمد فاضل صاحب
تعداد	....	۵۰۰
کمپوزنگ	....	عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور
تاریخ اشاعت	....	اگست ۲۰۰۴ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری عطاری
قیمت	....	325 روپے

ملنے کا پتہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

شیخ شرف الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

۶۸۵ھ............۷۵۶ھ

آپ حضرت یحییٰ منیری کے فرزند تھے آپ کا ہندوستان کے مشہور مشائخ میں شمار ہے آپ کے فضائل و مناقب محتاج بیان نہیں، آپ کی تصنیفات بھی کثرت سے ہیں جن میں سے ''مکتوبات'' زیادہ مشہور ہیں۔ یہ اس لحاظ سے بھی بے نظیر اور بہترین کتاب ہے کہ اس میں آداب طریقت اور رموز حقیقت درج کئے گئے ہیں اگرچہ آپ کے ملفوظات بھی ایک مرید نے جمع کئے ہیں لیکن مکتوبات میں لطافت و شیرینی کا پہلو زیادہ نمایاں ہے۔ نیز یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے رسالہ آداب المریدین کی بھی ایک (نامعلوم) شرح لکھی تھی۔ آپ شیخ نجیب الدین فردوسی کے مرید تھے، کہتے ہیں کہ شیخ شرف الدین احمد ایک مرتبہ اپنے وطن سے خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہونے کے شوق سے دہلی روانہ ہوئے ابھی آپ دہلی پہنچے بھی نہ تھے کہ خواجہ نظام الدین اولیاء کا انتقال ہوگیا، شیخ نجیب الدین اس زمانہ میں دہلی میں موجود تھے جب شرف الدین احمد آپ کے پاس پہنچے اور ملاقات کی تو شیخ نجیب الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ برسوں سے تمہارے انتظار میں ایک امانت لیے یہاں بیٹھا ہوں جو تمہارے سپرد کرنی ہے چنانچہ شیخ شرف الدین شیخ نجیب الدین فردوسی سے بیعت ہوئے پھر شیخ سے انعامات لے کر اپنے وطن واپس تشریف لائے۔

نیز لوگوں میں یہ بھی مشہور ہے کہ دہلی سے واپس آتے وقت آگرہ کے جنگلوں میں کئی برس تک عبادت الٰہی میں مشغول رہے اور اس کے بعد وطن واپس تشریف لائے آپ کی قبر صوبہ بہار کے قصبہ منیر میں ہے۔ ایک فارسی کی کتاب میں چودہ خانوادوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مؤلف نے لکھا ہے کہ فردوسی خاندان کی ابتداء سلسلہ سہروردیہ سے متعلق ہے شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی سے اور شیخ علاؤ الدین فردوسی مجاہدہ اور ریاضت میں تقریباً ہم پلہ تھے اور دونوں کمال کی انتہا تک پہنچے ہوئے تھے یہ دونوں بزرگ روزے رکھتے اور ایک ہفتہ کے بعد افطار کیا کرتے تھے جو کی روٹی اور جنگلی ساگ اکثر ان کی غذا ہوتی تھی ایک دفعہ یہ دونوں بزرگ مل کر شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ عمر ختم

(ہر وہ آدمی جس نے یوسف کو گم نہیں کیا، اگرچہ وہ ایمان دار ہے مگر ابھی تک اس کا ایمان کامل نہیں)

اے بھائی! بفرض محال اگر دنیا کے تمام لوگ تیرے دروازے پر حاضری دیں اور تجھے یہ کہیں کہ جو تیرے دل میں آئے آپ وہ تصرف کریں تو خبردار! اس سے ہوشیار اور مجتنب رہنا کیونکہ دنیا اور آخرت سے جو قوت زیادہ ہے وہ دراصل محجوب اور مستور ہے کہیں ان کی باتوں میں آ کر بہک نہ جانا وہی کہتے اور کرتے رہو جو عارف کہتے ہیں۔

شعر

دنیا است بلا خانہ وعقبیٰ ہوس آباد　　　ماحصل ایں ہر دو بیک جو نستانم

سلطان العارفین خواجہ بایزید فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں عیسیٰ کی روحانیت اور موسیٰ کی خدا سے ہمکلامی اور خلیل جیسی خلت عطا کر دی جائے تو اس سے زائد کا مطالبہ کرو کیونکہ اللہ کے خزانوں میں اس سے بھی زیادہ عطائیں موجود ہیں۔

اے بھائی! ہر زمانے میں عالم محبوب سے ہر عاشق کو یہ خطاب ہوتا ہے کہ اے مشرق کے مسافر، اے مغرب کے مجاہد، اے بلندیوں پر نظر رکھنے والے، اے ثریا تک کمند ڈالنے والے تو مجھے جہاں تلاش کرے گا مجھے وہیں پائے گا۔

اے برادر! جب آپ کا خط پہنچا اس وقت بہت شور وشغب تھا، اے بھائی جب امام شبلی سے لوگوں نے پوچھا کہ عارف کے اوصاف کیا ہیں تو فرمایا کہ عارف وہ ہے جو بہرا، گونگا، اندھا ہو۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھیں کیونکہ شور وغوغا میں کوئی فائدہ نہیں اور اس بات کے موافق (جو عارف کی تعریف میں گزری) سوختہ جان ہو جانا چاہیے۔ مصیبتوں کو برداشت، ماتم اور نوحہ کو پی جانا چاہیے اور ڈکار تک نہیں لینا چاہیے یعنی بھولے سے بھی ماتم نہیں کرنا چاہیے اور صبر و تحمل سے زندہ رہنا چاہیے نیز اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہیں۔ اور دنیا داروں کا بھی یہ قاعدہ ہے کہ وہ جب تک دنیا میں زندہ رہتے ہیں مندرجہ بالا جات کے بالمقابل روتے رہتے ہیں اور دنیا سے جاتے وقت بھی روتے اور پیٹتے ہوئے جاتے ہیں۔ آج جو قبروں میں سو رہے ہیں وہ قبروں سے اسی کیفیت کے ساتھ اٹھائے